بارعایت اور سستا مال لینا ہو اگر کتبخانہ دین محمدؐ یاد رکھے ہر بشر

صبرِ ایوب علیہ السلام

ملک دین محمد اینڈ سنز تاجران کتب

کشمیری بازار و بل روڈ لاہور

صرف ٹائٹل ملک دین محمد پبلشر نے اپنے دین محمدی الیکٹرک پریس بل روڈ لاہور سے چھاپ کر شائع کیا

اس کتاب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں، لہٰذا کوئی صاحب پبلشر کی اجازت کے بغیر طبع نہ فرمائے

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ

وصفِ خاصانِ خدا رہ نہیں سکتا مستور
صبرِ ایوب جہاں میں بھی رہے گا مشہور

سوانح حضرت ایوب صابر علیہ السلام

مع واقعہ

صبرِ ایوب علیہ السلام

یعنی حضرت ایوب علیہ السّلام کی پاکیزہ زندگی کے پاکیزہ حالات، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحانِ شکر میں اُن کے لاانتہا دردانگیز مصائب پر صبر وشکر کا اظہار، نیز بیکرِ صبر وفا آپ کی رفیقہ حیات رحمت کے دل ہلا دینے والے تاریخی واقعات

مؤلفہ
عبدالرحمٰن شوق امرتسری (مؤلف تاریخ اسلام و دیگر کتب یکصد پچاس عدد)

برائے فرم
حاجی
ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز و تاجرانِ کتب کشمیری بازار لاہور
مالکان
کتب خانہ دین محمدی بل روڈ لاہور

042

باہتمام ملک محمد عارف پرنٹر دین محمدی الیکٹرک پریس سرکلر روڈ لاہور سے طبع کرا کر حاجی ملک دین محمد نے کشمیری بازار لاہور سے شائع کیا۔ جولائی ۳۹ء

گذارش مؤلف

حُسنِ یوسفؑ کی طرح صبرِ ایوبؑ بھی چونکہ مشہور ہے اسی مناسبت کے لحاظ سے بعض قصہ گویاں نے قصۂ یوسف و زلیخا کو دلچسپ بنانے کی طرح صبرِ ایوب کو بھی دلکش بنانے کیلئے اس میں تحریف و تاویل کرنا جائز سمجھ لیا ہے، حالانکہ قرآن مجید کے سورۂ انعام رکوع ۱۰ سورۂ انبیاء رکوع ۶ سورہ صٓ رکوع ۴ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السّلام کے وصفِ صبر کو بھی کنایتہً جس طریق سے بیان فرمایا ہے، اِس لحاظ سے قصہ گویاں کی یہ تحریف و طوالت نہ فقط کلام الٰہی کے منافی، بلکہ تاریخی استدلال سے بھی بعید ہے۔

جیسے کہ ۔ مشتے نمونہ از خروارے کسی نے تو حضرت ایوب علیہ السّلام کو حضرت اسحٰق علیہ السّلام کا پوتا لکھا ہے اور کسی نے عیص کا بیٹا، اور کسی نے آپکی زوجہ مطہر رحمت کو رحیمہ ایسی ہی من گھڑت تاویلات و اغلاط قصہ گو مؤلفین کی تاریخی و علمی ناواقفیت کا باعث ہیں ٭

حالانکہ بموجب تفسیر روح المعانی و تفسیر خازن حضرت اسحاق علیہ السّلام حضرت ایوبؑ کے پرداد کے بھی دادا ہوتے ہیں چنانچہ تفسیر روح المعانی و خازن میں آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔

ایوبؑ بیٹے موحی کے موحی بیٹے تارح کے تارح بیٹے عیص کے اور عیص بیٹے حضرت اسحٰق علیہ السّلام کے۔

الغرض جن خاصانِ خدا کو اسلام یا تاریخ اسلام سے البتہ تعلق ہو اُنکی سیرت و اوصاف کی تالیفات میں ایسے غلط واقعات کا ہونا نہ فقط اِن خاصانِ خدا کی شان کے خلاف بلکہ زیادہ تر یہ امر عام مسلمانوں کی تاریخی معلومات میں صحیح اضافہ کی بجائے غلط اضافہ ہونے کے بھی مترادف ہے۔

لہٰذا مجھے یہ عرض کرنے سے اگرچہ افسوس ہو رہا ہے کہ ایسے ناواقف مؤلفین کی تالیفات کی طباعت کو روک دینا کہیں اس سے بہتر ہے۔ کہ انکی اشاعت کیلئے کوشش کی جائے۔ تاہم میں یہ کہنے سے مجبور ہوں۔ کہ:۔
مجھ ایسے مؤلفین کیلئے کسی تاریخی تالیف پر قلم اُٹھانے سے قبل اسلامی تاریخ و تفسیر کا ماہر ہونا از بس لازمی ہے۔ واللہ المستعان

عبد الرحمٰن شوق، امرت سری
مؤلف تاریخ اسلام، و دیگر یکصد پچاس کتب
کشمیری بازار لاہور۔ مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۳۴ء طبع اول
طبع ثانی۔ یکم نومبر ۱۹۳۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗ اَوَّابٌ ۝ (قرآن الحکیم)

بے شک ہم نے (ایوبؑ کو بڑا ہی) صابر پایا، اچھے بندے تھے (کہ وہ ہر بات میں خدا کی طرف) رجوع ہوتے تھے۔

شکر خاصانِ خدا سب سے جُدا ہوتا ہے
صبر ایوّب ہی مقبولِ خُدا ہوتا ہے

مندرجہ بالا آیت قرآن مجید کے سورۂ صٓ رکوع ۴ حضرت ایوب علیہ السلام کی نسبت ہے، لہذا ایسے صابر اور مقرب خدا پیغمبر علیہ السلام کی سوانح حیات اور اُنکے واقعہ صبر و شکر سے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے، کہ آپ کے آبا و اجداد کے کچھ حالات لکھ دیئے جائیں +

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام والتحیات کے بڑے لڑکے کا نام حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السلام اور چھوٹے لڑکے کا نام حضرت اسحٰق علیہ السلام تھا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بنی عمالقہ اور یمن کے قبیلوں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے تھے۔[ف۱] حضرت اسماعیل و اسحاق علیہما السلام آپس میں سگے بھائی تھے، اور حضرت اسماعیلؑ کی بیوی کا نام سیّدہ بنت مضاض تھا،[ف۲] اُن کے بطن سے دس لڑکے ارفریں، اشیا، سمع رما، ماش، آذر، قطورا، قافس، طمیا، قیدمان اور ایک لڑکی بھی تھی، جس کا نام بسمت تھا، جس کے متعلق حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اپنے چھوٹے بھائی حضرت اسحاق علیہ السلام کو وصیّت کر دی تھی، کہ وُہ اپنے بیٹے عیص سے اِس کا عقد کر دیں۔

ف۱ تاریخ کامل ابن اثیر جزری جلد اوّل مطبوعہ مصر
ف۲ تاریخ یعقوبی جلد اوّل مطبوعہ یورپ کے صفحہ ۲۵۳ پر ان کا نام حنفا بنت حارث بن مضاض لکھا ہے۔

چنانچہ عیص اپنے والد حضرت اسحاق علیہ السّلام کی اسی وصیت کے مطابق جب اپنے بھائی حضرت یعقوب علیہ السّلام سے جس وجہ سے ناراض ہو کر اپنے چچا حضرت اسمٰعیلؑ کے پاس چلے گئے تھے، اس کا واقعہ بھی چونکہ نہایت دلچسپ ہے، اس لئے ناظرین کی تاریخی واقفیت اور دلچسپی کیلئے لکھدیا جاتا ہے۔

حضرت اسحاق علیہ السّلام کو اپنی بے حد خوبصورت ہنرمند سلیقہ شعار و فرمانبردار بیوی رفقہ سے از حد محبت تھی، دونوں میاں بیوی بیرالحی الرائی میں نہایت خوشحال زندگی بسر کر رہے تھے، لیکن جب بیس برس کامل ان میں کوئی اولاد نہ ہوئی، تو حضرت اسماعیل علیہ السّلام نے نماز حاجت پڑھ کر درگاہ ایزدی میں دعا مانگی، اللہ تعالیٰ کی قدرت اور رحمت سے نیک بخت رفقہ کے بطن سے حضرت اسحاقؑ کے دو بیٹے حضرت یعقوب علیہ السّلام اور عیص پیدا ہوئے۔

یہ دونوں توام (جڑواں) پیدا ہوئے تھے، اور پیدائش کے وقت یعقوب کا ہاتھ عیص کی پیٹھ پر تھا، اس مناسبت سے عیص تو شکاری اور سیر و سیاحت کے شایق، اور یعقوب علیہ السّلام نیک مزاج اور خاموش طبع تھے، لیکن ماں کو یعقوب سے اور باپ کو عیص سے زیادہ محبت تھی۔

بڑھاپے میں حضرت اسحٰق علیہ السّلام کی بصارت چونکہ زائل ہو گئی تھی، اس لئے آپ ہر وقت اپنے گھر میں ہی یاد خدا میں مصروف رہا کرتے تھے۔

ایک روز شکار کا گوشت کھانے کو ان کا دل چاہا، تو عیص سے فرمایا، کہ تم صبح اُٹھتے ہی شکار لاؤ، اور خوش مزہ بھون کر مجھے کھلاؤ۔ میں تمہارے لئے دعا کروں گا، اور اللہ تعالےٰ تمہیں برکت دے گا +

اُدھر تو عیص اپنے والد کے حکم کی تعمیل میں تیر و کمان لیکر جنگل کی طرف دوڑے اور اِدھر ان کی والدہ رفقہ نے یعقوبؑ سے کہا، کہ جاؤ تم اپنے بھائی کے آنے سے

پہلے اپنی بکریوں میں سے عمدہ سا بچھڑا لے آؤ، اور اپنے باپ کے لئے اُن کی پسند کا مزیدار کھانا تیار کر کے اُن کے سامنے لے جاؤ، تاکہ وُہ اپنی وفات سے پہلے اپنے رب سے تمہارے لئے برکت کی دعاء کریں۔

یعقوبؑ نے کہا، کہ عیص تو بڑے بڑے بالوں والے ہیں، اور میرا جسم بالوں سے خالی ہے، اگر میرے باپ مجھے پہچان جائیں، تو شاید برکت کے عوض مجھ پر لعنت وملامت نہ کریں، ماں نے کہا، بیٹا! تمہاری لعنت ملامت میرے سر آنکھوں پر اس بات کا خوف نہ کرو۔ تم کھانا جلد تیار کر لو۔

چنانچہ یعقوب علیہ السلام نے اپنی مہربان ماں کے حکم کی اسی وقت تعمیل کی، اور ایک فربہ بچھڑا ذبح کر کے اس کا عمدہ سالن جب تیار کر لیا، تو ماں نے یعقوب علیہ السلام کو عیص کے کپڑے پہنا کر اُن کے ہاتھوں اور گردن میں بھیڑوں کے بچوں کی کھال لپیٹ کر حضرت اسحٰق علیہ السلام کی خدمت میں بھیجدیا۔

یعقوبؑ نے حضرت اسحٰق علیہ السلام کے خیمہ میں داخل ہوتے ہی کہا:۔
اے بزرگ باپ آپ کے حکم کی تعمیل میں شکار کا گوشت حاضر ہے، اُٹھئے اور نوش جان فرمائیے۔

حضرت اسحاق علیہ السلام نے فرمایا، پیارے بچے آگے بڑھ یعقوب علیہ السلام آگے آئے، تو حضرت اسحاق علیہ السلام نے بدن پر ہاتھ پھیرا، بال تو عیص ایسے اور آواز یعقوبؑ کی سی سُنکر متحیّر ہو کر پوچھا:۔
تم کون ہو؟ اور کیا لائے ہو؟ یعقوب علیہ السلام نے کہا، کہ میں آپ کا بیٹا عیص ہوں، اور آپ کے حکم کے مطابق فوراً تازہ شکار کا لذیذ گوشت پکا کر لایا ہوں، اسے نوش فرمائیے اور جس برکت کا آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے، اُس کے لئے دعا کیجئے۔

حضرت اسحٰق علیہ السّلام یہ کھانا کھا کر بہت خوش ہوئے، اور آپ نے اُسی وقت یہ دعا کی :-

بارك الله فی ولدك وجعل فیهم النبوة والكتاب

چنانچہ اسی دعا کی برکت سے حضرت یعقوب علیہ السّلام کی ذریت بکثرت نبوت ورسالت کے بلند مرتبہ پر فائز ہوئی، اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام تک نبوت اسی خاندان میں رہی۔

ادھر حضرت یعقوب علیہ السّلام اپنے والد سے دعائے برکت حاصل کر کے اپنی ماں کے پاس آئے، اُدھر عیص نے شکار کا گوشت تیار کر کے اپنے والد حضرت اسحاق علیہ السّلام کے پیش کر کے کہا، کہ اب مجھے برکت دیجئے۔

اس پر حضرت اسحاق علیہ السّلام سمجھ گئے، کہ پہلی بار حیلہ کیا گیا تھا، اور فرمایا، اے بیٹے میں تو تمہارے بھائی کے لئے دعا کر چکا، کیونکہ وُہ تم سے پہلے میرے لئے کھانا تیار کر کے لایا، اور تمہارے نام سے مجھے کھلا چکا ہے۔

عیص یہ واقعہ سنتے ہی غصہ سے بے تاب ہو گئے، اور اپنے بھائی یعقوب کی جان کے دشمن ہو گئے۔

مہربان ماں نے جو دونوں بھائیوں میں یہ دشمنی دیکھی، تو فوراً یعقوبؑ کو کہا کہ اب تو یہاں سے بھاگ کر میرے بھائی لابان کے پاس چلا جا جو حیران میں رہتا ہے، جب تیرے بھائی عیص کا غصہ اتر جائے گا، تو میں وہاں سے تمہیں بلا لوں گی۔

مہربان ماں یعقوب علیہ السّلام کو حیران جانے کی تیاری کا حکم دیکر اپنے محترم خاوند حضرت اسحٰق علیہ السّلام کے خیمہ میں آئیں، اور اُن سے کہا :-

کہ آپ جانتے ہیں، کہ کنعان کی لڑکیوں سے میں بیزار ہوں، اگر یعقوبؑ

علیہ السّلام نے اس مُلک کی کسی لڑکی کے ساتھ بیاہ کر لیا، تو میری زندگی اجیرن ہو جائے گی، اس لئے یعقوبؑ کو بلا کر نصیحت کر دیجئے، کہ اپنے ماموں لابان کے پاس چلا جائے۔

حضرت اسحٰق علیہ السّلام نے اپنی وفا شعار بیوی رفقہ کے مشورہ کے مطابق اسی وقت یعقوب علیہ السّلام کو بلا کر برکت دی، اور تاکید کر کے کہا میری اس نصیحت کو یاد رکھنا، کہ کنعانی لڑکیوں میں اپنا عقد ہرگز نہ کرنا، بہتر یہ ہے۔ کہ تم اپنے نانا بتوئیل کے گھر چلے جاؤ۔ وہ فدان ارم میں رہتے ہیں۔ وہاں اپنے ماموں لابان کی بیٹیوں میں سے کسی سے بیاہ کر لینا۔

چنانچہ عیص کو جب یہ معلوم ہوا، کہ میرے بزرگ باپ کنعانیوں کی لڑکیوں سے بیزار ہیں، اور یعقوب علیہ السّلام، کو اُنہوں نے فدان ارم (حیران) جانے کی اجازت دے دی ہے، تو عیص بھی اپنے والد کی نصیحت کے مطابق اپنے چچا حضرت اسماعیل علیہ السّلام کے پاس چلے آئے۔ وہاں پہنچکر اُنہوں نے اپنے چچا کی بیٹی بسمت سے نکاح کر لیا۔

پھر اپنی بیوی کو مُلک شام میں اپنے آبائی مکان میں لے آئے اور اُن کے بطن سے اُن کی بکثرت اولاد ہوئی۔

تاریخ سے ثابت ہے، کہ عیص کی اولاد مُلک شام میں تمام کنعانیوں پر غالب آگئی، بلکہ اطراف اسکندریہ در روم تک دریا کے کنارے کنارے پھیل گئی، چنانچہ عیص کی اولاد میں سے کئی بادشاہ بھی ہوئے، جو یونانی بادشاہ کہلائے۔

بلکہ انہیں عیص کے بیٹے روم حضرت ایوب صابر علیہ السّلام کے پردادا تھے یعنی حضرت ایوب علیہ السّلام کے باپ کا نام موحی، دادا کا نام تارح

اور پرداد اکا نام روم بن عیص تھا۔

آپ ملک شام کے علاقہ خوارنم میں پیدا ہوئے، اور موضع بثنہ[۱] ضلع بلقا، میں سکونت پذیر تھے، آپ کی والدہ حضرت لوط علیہ السلام کی اولاد میں سے تھیں، آپ خوبصورت تندرست نوجوان ہونے کے ساتھ ہی نہایت خوشحال اور مرفعہ الحال امیر الامرا اور بڑے مالدار نبی تھے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کی عبادت ریاضت کو قبول فرما کر آپ کو دُنیا کے کثیر مال واملاک کا مالک بنایا تھا۔

چنانچہ ہزاروں اونٹ، گھوڑے، خچر، گائیں، بھیڑیں، بکریاں، سینکڑوں باغات، زمینیں، اور غلام آپ کو اللہ نے بخشے تھے۔

لیکن آپ کو اس مال ومنال سے خدمتِ خلق مقصود تھی، عبادت الٰہی کے بعد مہمانوں کی مہمان نوازی، یتیموں کی پرورش، بیواؤں کی امداد، غربا، کی دستگیری، بھوکوں کو کھانا کھلانا، ننگوں کو کپڑا دینا، یہ آپ کا روزانہ کام تھا اور اسی نیک کام میں آپ اپنی فرصت کا وقت اور خدا کا بخشا ہوا مال ومتاع صرف کیا کرتے تھے۔

روایت ہے۔ کہ ہر روز جب تک آپ دس بھوکوں کو کھانا نہ کھلا لیتے اس وقت تک آپ کھانا نہ کھاتے، اسی طرح جب تک دس محتاج ننگوں کو نیا کپڑا نہ پہنا لیتے، اس وقت تک آپ نیا کپڑا نہ پہنتے تھے۔

آپ کا دسترخوان ہر ایک شخص کے لئے ہر وقت کھُلا رہتا تھا، مویشیوں کے دودھ باغ کے پھل پھلاری کے لئے اہل قریہ اور دیگر مسافروں کو عام اجازت تھی، کہ جسقدر چاہیں لے جائیں۔

---

[۱] جو ملک شام علاقہ خوارنم میں واقعہ ہے، تفسیر روح المعانی وخازن۔

غرضیکہ ضلع بلقار کے قریہ بثنہ کے رہنے والے بلکہ جو مسافر آپ کے اس قریہ میں پہنچ جاتا تھا، آپ کی ثروت کے باعث کوئی مفلوک الحال اور بھوکا ننگا نہ رہتا تھا، اور نہ اس قریہ کے یتامیٰ، اور بیوائیں اپنے آپ کو یتیم اور بیوہ ہی سمجھتی تھیں، کیونکہ آپ اُن کی ضروریات زندگی کے ہر طرح کفیل تھے۔

چنانچہ اس فارغ البالی کے زمانہ میں جب آپ کو اپنے نکاح کی ضرورت ہوئی، تو آپ نے حضرت افرائیم کی بیٹی (یعنی حضرت یوسف علیہ السلام ابن یعقوب علیہ السلام کی پوتی) رحمتؔ کو اپنے نکاح کے لئے منتخب کیا۔
الغرض افرائیم سے اُن کی بیٹی رحمتؔ کے متعلق اپنے نکاح کا پیغام دیا، جس کے جواب میں افرائیم نے کہا، کہ میری لڑکی کسی نبی کے ساتھ منسوب ہونے کے لائق ہے، کیونکہ یہ خاندانِ نبوت میں سے ہے۔ جسے اُس کے دادا حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنا حسن بخشا ہے۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا، کہ میں بھی خاندان نبوت میں سے ہوں، اور حضرت ابراہیم و اسحاق علیہما السلام میرے آبا و اجداد ہیں، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رحم و کرم سے مجھے بھی درجہ نبوت عطا فرمائے۔
اس پر افرائیم نے کہا، اگر تو سچّا ہے، تو رحمت میرے نکاح کے لائق ہے، الغرض افرائیم کی بیٹی رحمت سے آپ کا نکاح ہوگیا، رحمتؔ[1] دنیا بھر کی عورتوں میں سے حسین و جمیل مستقل مزاج اور صابرہ تھیں، اور اپنے وقت کی اُن تمام نیک بیبیوں میں سب سے زیادہ فائق تھیں، جو اپنے شوہروں کی فرمانبردار اور اطاعت گذار ہوتی ہیں، چنانچہ اب تک بلاد شام، روم

---

[1] بعض مورخین نے بروایت آپ کا نام ماخیر بنت منشا بن یوسفؑ لکھا ہے لیکن یہ روایت ضعیف ہے۔

مصر و عرب میں آپ کے حسن و جمال کی یکتائی کے ساتھ رحمت کی وفاداری بھی ضرب المثل ہے۔

حضرت ایوب علیہ السلام رحمت سے نکاح کرنے کے بعد اپنی رفیقہ حیات کو اپنے ہاں لے آئے، اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو درجہ نبوّت سے بھی سرفراز فرمایا۔

آپ کی فرمانبردار اور وفا شعار رفیقہ حیات رحمت بھی آپ کے ساتھ تمام نیک کاموں میں برابر کا حصہ لیتی رہیں، اور اُن کے بطن سے حضرت ایوب علیہ السلام کے چوبیس ۲۴ لڑکے اور چوبیس ۲۴ لڑکیاں پیدا ہوئیں۔

روایت ہے۔ کہ ہر ایک بطن میں دو بچے یعنی ایک لڑکا اور ایک لڑکی ایک ساتھ پیدا ہوتے رہے۔

اسی ثروت اور خوشحالی کے ساتھ آپ نے اپنی زندگی کے ۸۰ سال پورے کئے اس کے بعد آپ کے صبر و شکر کے امتحان کا زمانہ اس طرح شروع ہوًا۔

جب حضرت ایوب علیہ السلام کی عبادت و سخاوت کے اوصاف زمین و آسمان تک پھیل گئے، تو ابلیس آپ کی یہ تعریف و توصیف سنکر جل گیا۔

چنانچہ ایک روز اُس نے آسمان پر[۱] پہنچ کر حضرت ایوب علیہ السلام کی حمد و ثنا زہد و اتقا کا چرچا سنکر فرشتوں سے کہا۔

کہ ایوب علیہ السلام کی یہ عبادت و ریاضت حمد و ثنا تو صرف اُس کے مال و دولت وجاہت و ثروت کے لئے ہے ہیں تو جب جانوں کہ اللہ

---

۱ صحیح روایت ہے۔ کہ حضور پُر نور ہادی اسلام احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت سے قبل جنات و شیاطین آسمان پر پہنچکر فرشتوں کی باتیں سنتے تھے۔ لیکن حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات کے تصدق اللہ تعالیٰ کے حکم سے جنات و شیاطین کو آسمان پر جانے سے روک دیا گیا۔

تعالیٰ اُس کے مال و املاک پر اگر مجھے اختیار دے، اور اگر اُس کے پاس مال و دولت ملک اولاد نہ ہو، تو پھر دیکھیں، کہ وُہ اللہ تعالےٰ کی کس طرح حمد و ثنا کرتا ہے۔

اللہ تعالےٰ اپنی تمام مخلوقات کے دل کی باتوں سے آگاہ ہے شیطان کی اس بات سے آگاہ ہو کر رب العزت نے ارشاد فرمایا۔

"ایوب (علیہ السّلام) ہمارے خاص بندوں میں سے ہے، وُہ ہر وقت اپنا سر اطاعت ہماری بارگاہ میں جھکائے رکھتا ہے۔ اس وقت بھی ہماری رضا کا شاکر ہے، اور مال و اولاد کے نہ ہونے پر بھی وُہ ہماری رضا پر صبر کرے گا، اگر ابلیس لعین کو ہمارے بندہ خاص کے خلوص کا یقین نہیں ہے۔ تو شیطان کو حضرت ایوب (علیہ السّلام) کے مال و منال پر اختیار دیا جاتا ہے (انشاء اللہ) حضرت ایوب (علیہ السّلام) ہر مصیبت میں ہماری رضا پر ثابت قدم رہیں گے۔"

شیطان اس ارشاد ایزدی کو سُنکر نہایت خوش ہُوا، اور اُس نے زمین پر آتے ہی اپنے تمام شیاطین اور جنّات خبیث کو جمع کر کے کہا۔

"ایوب (علیہ السّلام) کے مال و منال پر آج سے مجھے اختیار دیا گیا ہے اور میں اس کی ملکیت کی ساری زمینیں، باغات ہر قسم کے مویشی، غلام، نوکر چاکر مال و دولت غرضیکہ ہر ایک چیز کو تباہ کرنا چاہتا ہوں، بتاؤ تم میں سے کون کون اس کام میں شریک ہونے کو تیار ہے"۔

چنانچہ ایک خبیث نے تو آگ کا بھبوکا بنکر حضرت ایوب علیہ السلام کے تمام کھیت اور باغات جلا کر راکھ ڈالے، دوسرے نے ایک دہشتناک چیخ سے آپ کے تمام مویشی گھوڑے، اونٹ، خچر، گدھے، گائے، بیل، بھیڑیں بکریاں اُن کے رکھوالے اور دیگر نوکر چاکر غلام وغیرہ سب ہلاک کر ڈالے۔

حضرت ایوب علیہ السلام یادِ خدا میں مصروف تھے، شیطان آپ کا مال و منال اس طرح تباہ کر کے ایک بوڑھے چرواہے کی شکل میں آپ کے روبرد روتی صورت بنا کر کہنے لگا۔

"حضرت خدا کے غضب سے آپ کا تمام مال و منال کھیتیاں اور باغات مویشی، غلام سب جل کر خاکستر ہو گئے"۔

حضرت ایوب علیہ السلام نے یہ سنتے ہی بارگاہ الٰہی میں سر بسجود ہو کر کہا:۔ ؎

یا الٰہی شکر تیرا میرا اس میں تھا ہی کیا
جو مجھے بخشا تھا تیرا تھا، تو نے ہی وہ لے لیا

صابر و شاکر ہوں مولا اس پہ جو تیری رضا
تو مرا محبوب ہے، میں بندۂ کمتر تیرا

پھر اپنا سر سجدہ سے اٹھا کر شیطان کو مخاطب کر کے کہا:۔

"لعنت اللہ علی الکاذبین، مردود، اگر تو میرا چرواہا ہوتا، تو میرے سب نوکر و چاکر اور غلاموں کی طرح تو بھی اسی آگ میں جل مرا ہوتا، تو بے شک ابلیس لعین ہے جسے جلال الٰہی کی آگ نے بھی قبول نہ کیا، جا میری آنکھوں سے دور ہو جا"

حضرت ایوب علیہ السلام کے اس شانِ رضا کو دیکھ کر ادھر تو شیطان مایوس ہو کر آپ کو نیچا دکھانے کی دوسری تدبیر سوچنے لگا، اور اس طرف اللہ جل شانہٗ نے فرمایا:۔

اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ط

یعنی بے شک ہم نے ایوب (علیہ السلام) کو بڑا ہی صابر پایا۔

اس کے بعد شیطان کو پھر شیطنت کی سوجھی، اور آسمان پر پہنچکر ملائکہ سے حضرت ایوب علیہ السلام کی شانِ رضا کی تعریف سنکر کہنے لگا:۔

"پھر کیا ہوا، مال و دولت کے جانے سے تو ہر ایک شخص صبر کر لیتا ہے۔ اگر

ایوب (علیہ السّلام) کی اولاد پر مجھ کو اللہ تعالےٰ اختیار دے، تو پھر میں دیکھوں گا کہ یہ کیسے صبر کر سکتے ہیں"۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے اولاد کی آزمائش میں بھی حضرت ایوب (علیہ السّلام) کو مبتلا کرنے کی اجازت دی اور شیطان نے ان سب مکانات کو ایک دم منہدم کر دیا، جس میں حضرت ایوب (علیہ السّلام) کی سب اولاد موجود تھی۔

تمام اولاد کو اس طرح ہلاک کر کے ان کے بچے بچیوں کے معلّم کی شکل میں شیطان پھر حضرت ایوب علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔

آپ حسب دستور یادِ خدا میں مصروف تھے، شیطان نے اندوہناک لہجہ میں کہا:۔

"حضرت ایسے خُدا کی عبادت کیا کرتے ہو، جس نے تمہاری کھیتیاں اور باغ، مویشی، غلام سب کو ہلاک کر ڈالا، اور اب آپ کی تمام اولاد بھی مکانوں میں دب کر مر گئی ہے"۔

حضرت ایوب علیہ السّلام نے یہ سنتے ہی بارگاہ الٰہی میں سر بسجود ہو کر عرض کیا۔

"اے بارالٰہا تیرا شکر ہے، تیرا دیا ہوا مال تھا، اور تیری ہی بخشی ہوئی اولاد تھی، مال کی دیکھ بھال اور حساب، زکوٰۃ و خیرات اور فرائض اولاد سے تو نے مجھے سبکدوش کر دیا، اب میرے دل میں سوائے تیری محبّت کے کسی غیر کا خیال نہیں رہا۔ میرے مولا تیرا ہزار ہزار شکر ہے، میرا دل اب تیری ہی یاد میں مصروف رہے گا"۔

مرحبا ایوب صابر مرحبا ۔۔۔ بارک اللہ یہ تیری شانِ رضا

اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب (علیہ السّلام) کی اس حمد و ثناء کی ملائکہ مقربین کے آگے صفت فرمائی، اور فرشتے حضرت ایوب (علیہ السّلام) کے وصف صبر میں مصروف تھے، کہ شیطان نے تیسری بار حاضر ہو کر پھر کہا:۔

تندرستی و توانائی میں تو بندہ کو اُمید ہوتی ہے، کہ وہ پھر مال و اولاد حاصل کر سکے گا، اس لئے خدا کی مدح و ثنا کرتا ہے، اگر ایوب (علیہ السّلام) کے جسم پر مجھے اختیار دیا جائے، تو اس بیچارگی و لاچاری میں اگر وہ صبر و شکر کرے تو مانیں“۔

رب العزت نے فرمایا:۔

”جا یہ بھی دیکھ لے، ہم نے اپنے بندہ خاص ایوب صابر (علیہ السّلام) کے جسم پر بھی تم کو اختیار دیا، لیکن دل و زبان پر نہیں“۔

شیطان یہ اختیار پا کر پھر حضرت ایوب علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوُا، آپ مسجد میں سربسجود تھے، وہیں شیطان نے آپ کے نتھنوں میں سے ایسی آتش فشاں پھونک ماری کہ جس کی آگ سے آپ کا رُواں رُواں جل گیا بدن مبارک پر آبلے اور آبلوں میں سے پیپ اور پیپ کے ساتھ سارے جسم میں کیڑے پڑ گئے۔

آپ کی یہ حالت دیکھ کر آپ کی مونس اور وفا شعار بیوی رحمت کے اشکِ غم نہ رُک سکے اور آپ نے آنسوں بہاتے ہوئے زبانِ حال سے یہ کہا۔ ؎

آہ۔ یہ سب مال و دولت کیا ہوئی ہائے اب وہ جاہ و ثروت کیا ہوئی
سینکڑوں تھے باغ لاکھوں کی زمین اب نظر اک کھیت تک آتا نہیں
تھے مویشی جانور بھی کئی ہزار دودھ کے جن کا نہ تھا کوئی شمار
سینکڑوں مزدور تھے باندی غلام تھے رہا کرتے ہمیشہ شاد کام
موت کے چنگل میں ہر اک جان پھنسی اب ہاں ان میں نہیں ہے ایک بھی

یا خدا نقصان کیا اتنا تھا کم ... گر گئے سارے مکان بھی ایک دم
شکوہ بیجا نہیں کچھ بے محل ... لے گئی چن چن کے بچوں کو اجل
جانے کیوں اہم پہ ہوا ہے یہ عتاب ... ہو گئی اب آپ کی صحت خراب
جو میں کہتی ہوں وہ ہے بالکل درست ... غم نہ تھا جو آپ رہتے تندرست

اس پر حضرت ایوب علیہ السّلام نے بارگاہ ایزدی میں اپنی رفیقہ حیات رحمت کے صبر و ضبط کے لئے دعا مانگی، اور پھر اس سے کہا۔

"اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اس کے بندے مایوس نہیں ہوا کرتے، وہ معبود برحق اپنے نبیوں کو ہمیشہ آزمائش میں مبتلا کرتا ہے، ہمارے آبا و اجداد میں ہی حضرت ابراہیم خلیل اللہ (علیہ السلام) آگ میں ڈالے گئے، حضرت یعقوب علیہ السّلام کی آنکھیں اپنے پیارے بیٹے حضرت یوسف علیہ السّلام کے غم مفارقت میں جاتی رہیں، یوسف علیہ السّلام پہلے تو اپنے بھائیوں کے ہاتھ سے کنوئیں میں ڈالے گئے، اور پھر بارہ ۱۲ برس تک مصر میں قید رہے، لیکن سب نے راضی بہ رضا رہ کر صبر و شکر کیا، میں بھی بہر حال شاکر ہوں، تم بھی صبر کرو"۔

صحیح روایت ہے، کہ اس زمانہ آزمائش کے شروع میں حضرت ایوب علیہ السّلام کے خاص رفقاء میں سے صرف تین احباب اور ایک آپ کی رفیقہ حیات رحمت اس بیماری میں آپ کے پرسان حال تھے، باقی بستی کے ہزارہا لوگوں میں سے کوئی ایک بھی آپ کے پاس نہ پھٹکتا تھا، لیکن کئی سال تک جب آپ کو آرام نہ ہوا، تو آپ کے ان تینوں رفقاء نے ایک روز باہم مل کر یہ سوچا۔

کہ حضرت ایوب علیہ السّلام نے اغلباً کوئی سخت گناہ کیا ہے، یا عیش و

نشاط کے سرور میں کسی بُرے فعل (نعوذ باللہ منہا) کے مرتکب ہوتے ہیں ورنہ ہرگز ہرگز اتنی مدّت تک اس مصیبت میں مبتلا نہ رہتے، لہٰذا ہمیں بھی ایسے گنہ گار (نعوذ باللہ منہا) کے ساتھ نہیں رہنا چاہیئے تاکہ کہیں اس کے ساتھ ہم بھی خُدا کے قہر میں نہ آجائیں۔

چنانچہ یہ مشورہ کر کے یہ تینوں رفیق بھی آپ سے جُدا ہوگئے، اب صرف وفا شعار فرمانبردار رحمتؔ ہی آپ کی تیمار دار تھیں، جو آپ کو اُٹھاتی بٹھاتیں، آپ کے زخموں سے پیپ صاف کرتیں، آپ کا پاخانہ پیشاب صاف کرتیں۔ اور ہر طرح آپ کی خدمت اور تیمار داری میں دل وجان سے مصروف رہتی تھیں۔

جب حضرت ایوب علیہ السّلام کے کرم خوردہ زخموں سے ہر وقت پیپ اور خون جاری رہنے لگا، اور آپ کی اِس بیماری سے بستی کے دیگر نمازی مسجد میں آکر گھنانے لگے، تو آپ نے اپنی رفیقہ حیات رحمتؔ سے کہا، خدا کے گھر کو لہو اور پیپ وغیرہ سے نجس کرنا زیبا نہیں، کوئی اور جگہ تجویز کر کے مجھے وہاں لے چلو۔

وفا شعار بیوی جب اپنے محترم شوہر کا حکم پاتے ہی دوسری جگہ کی تلاش میں نکلیں، مسجد کے قریب ہی ایک چبوترہ خالی دیکھ کر حضرت ایوب علیہ السّلام کو اسی جگہ لے جانے کا ارادہ کیا۔

مگر تنِ تنہا عورت ذات ایسے بیمار نیم جان کو کیسے اُٹھاتیں، بیچاری رحمتؔ نے پہلے تو ان لوگوں سے (جو ہر وقت آپ کے دستر خوان پر موجود رہتے اور آپ کی رفاقت کا دم بھرتے تھے) جا کر کہا، جب اُنھوں نے حضرت ایوب صابر علیہ السّلام کو ایسی حالت میں ہاتھ تک لگانے سے انکار

کر دیا، تو افسردہ دل ہو کر بستی کے اور لوگوں کے پاس گئیں، جو چند سال پیشتر آپ کی رعایا تھے، لیکن اُنھوں نے بھی حامی نہ بھری، تو مجبور، شکستہ دل ہو کر واپس آگئیں۔

حضرت ایوب علیہ السلام نے پوچھا، کیوں کوئی نہیں آیا؟ رحمت نے آنسو پونچھتے ہوئے عرض کیا، میرے سرتاج کوئی ہاتھ تک لگانے کا روادار نہیں، سب سے منت کی، مگر اس وقت آپ کا کوئی ساتھی نہیں بنتا۔

حضرت ایوب صابر علیہ السلام نے فرمایا، اللہ جل شانہٗ تو ہے، دنیا کے لوگ دُنیا والوں کو تو کیا، بلکہ خدا کو بھی بھول جاتے ہیں، مگر وہ رب العزت کسی حالت میں بھی اپنے بندوں کو نہیں بھولتا۔

رحمت! تو خدا کی رحمت سے ہراساں نہ ہو، جس دعا کی برکت سے عرش عظیم اُٹھایا گیا تھا، وہی دعا یعنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھ کر مجھے تو اکیلی ہی اُٹھا کر لے چل۔

چنانچہ آپ کی رفیقہ حیات رحمت نے یہ دعا پڑھتے ہی پھول کی طرح آپ کو اُٹھا کر اس چبوترے پر پہنچا دیا۔

چونکہ وہ جگہ بستی والوں نے فقرا اور مساکین کے لئے خیرات و صدقات کے کھانا رکھ دینے کیلئے وقف کر رکھی تھی، اور آپ کو بحیثیت پیغمبر خدا ہونے کے صدقات و خیرات کا مال کھانا جائز نہ تھا۔ اس لئے آپ کو یہ جگہ بھی پسند نہ آئی۔

وفا شعار بیوی نے اپنے محترم شوہر کی مرضی پا کر اسی دعا کی برکت سے وہاں سے بھی اُٹھا کر بستی کے قریب ہی دوسری جگہ پر آپ کو لا رکھا۔ اور اپنے محترم شوہر کی اس بلائے آزمائش کی شدید تلخی کو صبر کے ساتھ برداشت

کرتیں، باوجود ان کی تیمارداری کے محنت سے دستکاری کی چیزیں بناتیں اور بستی میں لے جاکر اُن کو فروخت کر کے پہلے اپنے محترم شوہر کو کھانا کھلاتیں، اور پھر خود کھاتیں۔

لیکن چند روز بعد حضرت ایوب علیہ السلام کے کرم خوردہ زخموں کے تعفن کی وجہ سے بستی والوں نے آپ کو نہ فقط اس بستی سے ہی نکال دینے کا تہیہ کرلیا۔ بلکہ اسی گھن کے باعث آپ کی وفاشعار بیوی کی بنائی ہوئی چیزوں کی خریداری بھی بند کردی۔

مجبوراً فرمانبردار رحمت کو معاش کے لئے بستی کے اپنے ہی پروردہ لوگوں سے ادھر تو بھیک مانگنا پڑی، اور اُدھر بستی والوں نے آپ کو تنگ کرنا شروع کر دیا، کہ حضرت ایوب علیہ السلام کو یا تو اس بستی سے نکال کر کہیں اور جگہ لے جاؤ۔ اگر تم ایسا نہ کروگی، تو ان کو (نعوذ باللہ منہا) کتوں سے ہلاک کروا دینگے۔

رحمت وفاشعار رحمت دنیا کی فرمانبردار عورتوں کی سردار رحمت (خدا آپ کے مرقد مبارک پر تا قیامت نزول رحمت فرمائے) بستی والوں کی یہ سنگدلی سُن کر سہم گئی، دل دہل گیا، اشک غم خون بن کر آنکھوں سے رواں ہو گئے۔

مخدوم و محترم شوہر نے اپنی سچی رفیقہ حیات کی یہ بیتابی دیکھ کر پوچھا، تو آپ نے دل سنبھال کر بستی والوں کے اس ارادہ ظلم و ستم سے آپ کو مطلع کر دیا۔

حضرت ایوب علیہ السلام نے سنتے ہی فرمایا، ہراساں نہ ہو اللہ تبارک و تعالےٰ کے نبیوں کا خون ایسے نجس درندوں پر حرام کر دیا گیا ہے۔ انشاء اللہ دیکھنا کہ کتے میرے پاس تک پھٹکنے نہ پائیں گے۔

رحمت کو اپنے مقرب خدا شوہر کی ہر بات کا دلی یقین
کا یہ ارشاد سنتے ہی رحمت کی طبیعت ہلکی ہو گئی۔

چنانچہ بستی کے ظالم لوگوں نے ایسا ہی کیا، یعنی حضرت ایوب علیہ السّلام کے پاس خونخوار کتّوں کو لاکر ہر چند اکسایا گیا۔ لیکن شان الٰہی کے قربان ڈر کے مارے ایک کتّا بھی آگے نہ بڑھ سکا، بلکہ اُکسانے والوں کی طرف بھونک بھونک کے سب کتّے میلوں دُور بھاگ گئے۔

ظالموں کا یہ ارادۂ ظلم جب اس طرح بھی پورا نہ ہوا، تو سب نے ملکر رحمت سے کہا، اِن کی بد بو کے مارے تو کتّے بھی بھاگ گئے، اگر اَب بھی تم انہیں یہاں سے نہ لے جاؤ گی، تو ہم خود پتّھر مار مار کر اِن کو ہلاک کر دیں گے۔

یہ دوسرا خونی ارادہ سُنکر وفا شعار رحمت نے اِن ظالموں سے کہا:۔
بُھائیو! ایسا کیوں کرتے ہو، اِن کو ہلاک کرنے سے تمہارا کیا فائدہ، اگر تم اس مبتلائے آزمائش خدا کے نیک بندہ کے زخموں کی بد بو سے تنگ ہو، تو انہیں بستی کے گھورے پر (جہاں کوڑا کرکٹ مردار جانور وغیرہ پڑے رہتے ہیں) ڈال دو۔

چنانچہ رحمت کی منت سماجت سے بستی کے لوگ خاموش ہو گئے اور بیچاری رحمت نے دل پر پتّھر رکھ کر آپ کو گھورے پر لے جا کر لٹا دیا، اور خود بھی سات برس تک وہیں اُن کے شریک حال رہی۔

روایت ہے۔کہ حضرت ایوب صابر علیہ السّلام کے جسم مبارک میں ہزارہا کیڑے پڑ گئے تھے، بدن کا گوشت اور کھال تک پیپ بن کر بہ رہی تھی، لیکن خدا لایزال کی حمد وثنا میں آپ کی زبان پر سُبْحَانَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَیِّ الَّذِی لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوتُ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ

...رَابُ الْمَلَائِکَۃِ اَبَدُ الْاٰبِدِیْنَ جاری تھا،
کوئی سانس یادِ الٰہی سے خالی نہ جاتی تھی، اور صبر کا یہ حال تھا، کہ جو کیڑا آپ کے بدن سے زمین پر گر جاتا، آپ اُسے اُٹھا کر وہیں رکھ دیتے کہ اپنے ہم جنسوں سے چھوٹ کر بھوکا نہ رہے۔

وفاشعار فرمانبردار رحمت سے بھی بستی کی تمام گھر والیوں نے ازراہ تنفر محنت مزدوری کرانے، بلکہ اس بیچاری مصیبت کی ماری کو بھیک تک دینے سے اپنے مُنہ موڑ لئے تھے، اور وُہ بیچاری فکر معاش میں صبح و شام سرگرداں اور پریشان پھرا کرتی تھیں۔

ایک روز کا ذکر ہے، حضرت ایوب علیہ السّلام کے مُنہ میں کئی روز سے کھیل کا ایک دانہ نہ پڑا تھا، اور اُن کے ساتھ ہی آپ کی فرماں بردار بیوی رحمت بھی کئی دن سے فاقہ سے تھیں، لیکن وفاشعار رحمت پیٹ پر پتھر باندھ کر اپنے محترم شوہر کی معاش میں دن بھر سرگرداں رہی، لیکن کسی سے کچھ نہ پایا، ایک عورت اُن کے خوبصورت بالوں کی لمبی لمبی لٹوں پر فریفتہ تھی، آخر اُسی کے ہاتھ ایک روٹی کے عوض اپنے دراز گیسوؤں کی لٹیں کاٹ کر فروخت کر ڈالیں۔ اور یہ روٹی اپنے عزیز شوہر کی خدمت میں لے آئیں۔

حضرت ایوب علیہ السّلام چونکہ اپنی رفیق و مونس رحمت کے لمبے لمبے بالوں کو پکڑ کر ہی بعض وقت کروٹ بدلنے کی حرکت کے لئے کوشش کرتے تھے، چنانچہ جب آپ نے اپنی رفیقہ حیات کے بالوں کی لٹیں کٹی ہوئی دیکھیں، تو پوچھا، یہ کیا ہوا؟ بی بی رحمت نے ایک آہ سرد بھر کر سارا واقعہ بیان کر دیا، جس کو سُنکر حضرت ایوب علیہ السّلام اپنی مونس

وغم خوار بیوی کی اس جان نثاری اور وفاداری سے نہایت متاثر اور مغموم ہوئے۔

وفا شعار رحمت اپنے محترم اور پیارے شوہر کے لئے باوجود ہر ایک کے دُور کارنے پر بھی روزانہ بستی میں جاتیں، اور جو کچھ کسی رحمدل عورت سے مل جاتا، اُسی پر صبر وشکر کے ساتھ قناعت کرتی رہیں۔

شیطان اگرچہ مردانِ خدا کو آسانی کے ساتھ دھوکا نہیں دے سکتا۔ تاہم وُہ ایسے مردانِ خدا کو دھوکا دینے کے لئے ہی اس دُنیا میں موجود ہے۔ ہم ایسے بندوں کو شیطان کا بہکانا یا اپنے کار بد یا ہر قسم کے اپنے گناہوں پر شیطان کو موردِ الزام بنانا ایسی ہی بے معنی بات ہے، جیسے کہ بچے کھیل کودمیں بچپن کی ہٹ میں ایک دوسرے پر خواہ مخواہ کا الزام دھر کر جھوٹ موٹ کے ٹسوے بہایا کرتے ہیں۔

ورنہ یہ سیدھی سی بات ہے کہ ہم ایسے گنہگاروں سے شیطان کو کیا کام، کسی نے سچ کہا ہے ؎

کیا ہنسی آتی ہے مجھ کو حضرتِ انسان پر
فعل بد تو خود کرے لاحول پڑھے شیطان پر

الغرض شیطان نیک انسان کو ہی سیدھی راہ سے راہ بد کی طرف بہکانے کی کوشش کرتا ہے لیکن مردانِ خدا حتیٰ الوسع اس کے فریب میں نہیں آسکتے۔

حضرت ایوب علیہ السّلام تو خاصانِ خدا میں سے تھے، وُہ بھلا کب اس کے فریب میں آنے والے تھے۔

جب شیطان کو آپ کے بہکانے میں ہر طرح سے ناکامی ہوئی، تو اسے

اپنی آغازِ شیطنت کا وہ قصہ یاد آیا، جبکہ حضرت حوّا کے ذریعے اُس نے حضرت آدم علیہ السّلام کو دھوکا میں ڈالا تھا۔

یہ بات ذہن میں آتے ہی شیطان بہت خوش ہوا، اور وفا شعار رحمت کے ذریعے حضرت ایوب علیہ السّلام کو نیچا دکھانے کی تجویز سوچ کر اس پر عمل کرنے کے لئے بستی کی اُس راہ پر کھڑا ہو گیا جس راستے بیچاری رحمت بستی سے بھیک مانگنے آیا جایا کرتی تھیں۔

چنانچہ حسب دستور ایک روز فرمانبردار بیوی رحمت بھیک مانگنے جا رہی تھی، کہ راستہ میں ایک راہگیر کی صورت میں شیطان ملا، اور اُس نے لہجہ ہمدردی میں آپ سے کہا:۔

"اے نیک بی بی، تمہارے شوہر کہاں اور کس حال میں ہیں؟"

رحمت نے جواب دیا:۔

"وہ گھورے پر پڑے ہیں، رات دن اُن کے زخموں میں ٹپک ہوا کرتی ہے، اور بدن میں کیڑے بج بجایا کرتے ہیں، نہ کھانے کا ٹھکانا ہے نہ پینے کا۔"

بی بی رحمت کے اس یاس آمیز جواب کو سُن کر شیطان دل میں یقین کر بیٹھا کہ حضرت ایوب علیہ السّلام کی بیوی کا دل صبر سے اب سیر ہو چکا ہے۔ اس کے قدم ڈگمگا رہے ہیں، اب اس کو فریب میں لانا کچھ مشکل نہیں چنانچہ شیطان نے مصیبت زدہ رحمت کے سامنے اُن کے تمام گذشتہ واقعات یاد دلاتے ہوئے کہا، افسوس ہے، کہ مال و متاع حسن و جمال صحت و شباب ایک ایک کر کے سب رخصت ہو گئے، دُنیا میں اب اُن کی یاد ایک بھولا ہوا افسانہ ہے، زیادہ رنج تو اس بات کا ہے۔ کہ جو مصیبت

اور تمہارے شوہر کی بیماری اَب پیش ہے، وُہ کبھی دُور ہونے والی نہیں، بلکہ دوامی ہے۔

یہ بات سُن کر بیچاری مصیبت کی ماری رحمت کا جی بھر آیا، بہتیرا ضبط کیا، لیکن نہ ہو سکا، ایک چیخ ماری اور بیتاب ہو کر گر پڑیں۔

شیطان یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا، اور اپنے دل میں خوش ہو رہا تھا اس کے اطمینان کے لئے اتنا ہی سہارا کافی تھا، وُہ تاڑ گیا، کہ اَب رحمت کی طاقت ضبط بہت جلد جواب دینے والی ہے۔

چنانچہ شیطان اُسی وقت ایک بکری کا بچہ لایا، رحمت کو ہوش میں لاکر نہایت دلدہی اور تسلی آمیز لہجہ میں کہا:-

"مجھے تم پر رحم آرہا ہے، اس بچے کو لے جاؤ، اگر تمہارے شوہر ایوب (علیہ السّلام) اسے میرے نام پر ذبح کر دیں، تو بہت جلد اس بیماری سے شفا حاصل کر کے نہ فقط تندرست و توانا ہو جائینگے، بلکہ تمام تباہ شدہ مال و دولت اور اولاد پھر اسی طرح حاصل کر لیں گے"۔

غرض بُری بلا ہے، مثل مشہور ہے، کہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ہؤا کرتا ہے، مصیبت زدہ رحمت خوشی میں دوڑتی ہوئی حضرت ایوب علیہ السّلام کے پاس آئیں، اور اُن سے کہا:-

"میرے سرتاج! آخر اللہ تعالےٰ آپ کو کب تک اس عذاب میں گرفتار رکھے گا، اور کب تک تمہاری قابل رحم حالت پر رحم نہ کھائے گا۔

سوچو تو سہی، وُہ مال و دولت کیا ہوئی، گھوڑے خچر، مویشی، بھیڑیں بکریاں، کون لے گیا، کھیتیاں، باغات، مکانات، و اسباب کدھر ہیں۔ بچے بچیاں کہاں ہیں، دوست احباب کہاں گئے، اچھے اچھے قیمتی کپڑے

کس نے چھین لئے، اب کیا رہ گیا، ہر ایک چیز خاک میں مل گئی، آپ کے حسین و خوبصورت جسم میں کیڑے پڑ گئے، اس سے بڑھ کر اور کیا مصیبت ہو سکتی ہے، میرا کہنا مانو، اور ایک رحمدل شخص نے مجھے یہ بکری کا بچہ دیا ہے، اسے اُس کے نام پر ذبح کر کے ہمیشہ کے لئے راحت و آرام حاصل کر لو، آخر اس میں ہرج ہی کیا ہے"۔

حضرت ایوب علیہ السّلام اس ترغیب شرک کو سُنکر بیتاب ہو گئے اور نہایت غصّہ سے کہا :۔

"تمہیں اللہ تعالےٰ کے دشمن نے بہکایا ہے، اور اُسی کے بہکانے سے جو تیرے دل میں آیا وہ تو نے مجھ سے کہدیا۔

اچھا مجھے ذرا یہ تو بتا! کہ وہ کھوئی ہوئی دولت، مال ومنال، اولاد، و اسباب طاقت و توانائی کس کی بخشی ہوئی تھی؟"

نیک بخت رحمت نے گردن جھکا کر کہا۔ خدا کی

اس پر حضرت ایوب علیہ السّلام نے فرمایا، اچھا تو خدا کی اس بخشش سے ہم نے کتنی مدّت تک منفعت اور مسرّت اور راحت حاصل کی؟

وفا شعار بیوی نے جواب دیا، اسّی برس تک۔

حضرت ایوب علیہ السّلام نے پھر پوچھا، تو اب کتنی مدّت سے ہم تنگ دستی کی مصیبت اور بیماری اور کس مپرسی کی حالت میں مبتلا ہیں؟

فرمانبردار بیوی نے عرض کیا، "تقریبًا سات[1] برس سے"۔

اس پر آپ نے برہم ہو کر فرمایا۔

"تو افسوس ہے، کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تم نے بہت بے انصافی برتی، کہ اس

[1] حضرت انسؓ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ حضور پر نور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ ایوب علیہ السّلام اٹھارہ برس تک مبتلائے اسقام رہے۔ (تفسیر خازن)

موجودہ مصیبت پر اتنا صبر بھی نہ کیا، جتنا کہ فراخ دستی اور تندرستی کی حالت میں آرام و اطمینان حاصل کیا، خدا کی قسم اگر اللہ تعالےٰ نے مجھے شفا بخشی تو جس طرح تم نے غیر اللہ کے نام ذبح کرنے کے لئے مجھے ترغیب دی، میں بھی اُس کی سزا میں تم کو ضرور سو کوڑے لگاؤں گا - اور اب یہ جو کچھ تو کھانے پینے کے لئے لائی ہے، تجھی کو مبارک ہو، مجھ پر اس کا چکھنا بھی حرام ہے - جا میری آنکھوں سے دور ہو جا، اب میں تیری صورت دیکھنے کا روادار نہیں"-

وفا شعار بیوی اپنے محترم شوہر کا حکم سنتے ہی وہاں سے نکل تو آئی لیکن کسی طرف جانے کو پاؤں نہ اُٹھتے تھے -

اِس طرف حضرت ایوب علیہ السّلام نے اپنی فرمانبردار بیوی کو اس قصور پر نکال تو دیا، لیکن اب جو اپنی حالت پر غور فرماتے ہیں، تو تنہائی، بیکسی، ایک رفیق زندگی تھی، وُہ بھی نکال دی -

اَب سوائے اللہ تبارک و تعالیٰ نہ کوئی یار تھا، نہ مددگار اُس وقت سجدہ میں گر کر ابھی اتنا ہی کہنے پائے تھے،

"رَبَّہٗ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ"

تو ساتھ ہی اپنی بے صبری کا احساس ہوا، چنانچہ فوراً سلسلہ کلام کو خدا کی جانب پھیر کر نہایت عاجزانہ لہجہ میں فرمایا، وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ اللہ تعالےٰ نے آپ کی اسی دعا کا ذکر اپنے کلام پاک کے پارہ نمبر ۱۷ سورۃ الانبیاء کے رکوع ۶ میں فرمایا ہے، جس کا ترجمہ یہ ہے:-

"ایوب (علیہ السلام) کی وُہ حالت یاد کرو، جب اُنہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھ کو یہ بیماری لگ گئی ہے - اور تو سب رحم کرنیوالوں

سے زیادہ رحم کرنے والا ہے، تو میرے حال پر رحم فرما، تو ہم نے اُن کی فریاد سُن لی، اور جو دُکھ اُن کو تھا، اُس کو دُور کر دیا، اور اُن کو اُن کے اہل و عیال عطا فرمائے، بلکہ اُن کے ساتھ اُتنے ہی اور یہ محض ہماری مہربانی تھی، جو ہم نے ان پر کی۔"

غرضیکہ اللہ تبارک و تعالےٰ رؤف رحیم ہے، وُہ کبھی اپنے بندوں کی ناچاری، مجبوری پر ترس کھائے بغیر نہیں رہتا، نہ وُہ ظالم و جابر ہے کہ سُنی کی اَن سُنی کر جائے۔

البتہ دعا ر خلوص اور سچّے دل سے مانگنا شرط ہے۔

حضرت ایوب علیہ السّلام نے اپنی مصیبت کو کم کرنے کے لئے نہیں، بلکہ شیطان کے ستانے اور راہ استقامت و صبر و رضا سے ڈگمگا جانے کے ڈر سے اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں بخلوص قلب یہ دعا مانگی۔ جسے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے کلام پاک (پارہ ۲۳ - سورہ ص رکوع ۴) میں یوں ارشاد فرمایا ہے:۔

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ۝ یعنے

"اور آپ ہمارے بندے ایوب (علیہ السّلام) کو یاد کیجئے، جب کہ اُنہوں نے اپنے رب کو پکارا، کہ شیطان نے مجھ کو رنج اور آزار پہنچایا ہے"۔

خدا کے اس ارشاد سے صاف ظاہر ہے، کہ حضرت ایوب علیہ السّلام نے شیطان کے آزار سے نجات حاصل کرنے کے لئے بارگاہ ایزدی میں اس وقت دعا ر کی ہے جبکہ اُن کی رفیقہ حیات وفا شعار رحمت

کو شیطان نے دھوکا دیا تھا، چونکہ ابتدائے آزمائش میں آپ کی مونس وتیمارداریہی، فرمانبردار بیوی ہی تھیں، اور حضرت ایوب علیہ السّلام کو رحمت کی سادگی اور بشریت کے خیال سے شاید یہ احتمال ہوگیا ہو، کہ شیطان اس کے ذریعے ہی کہیں مجھے، درجہ صبر و رضاء سے نہ گرادے، اِس لئے حضرت ایوب صابر علیہ السّلام نے بارگاہ الٰہی میں دعا رکی، نہ کہ اپنی مصیبت سے گھبرا کر یا موجودہ بیماری سے نجات حاصل کرنے کے لئے۔

غرضیکہ حضرت ایوب علیہ السّلام کی دعا ر بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوئی اور اُسی وقت ارشاد ایزدی ہوُا:۔

"اُرۡکُضۡ بِرِجۡلِكَ - یعنی (زمین پر) اپنا پاؤں مارو۔

اِس ارشاد باری کے مطابق حضرت ایوب علیہ السّلام) نے جیسے ہی زمین پر پاؤں مارا، کہ پانی کا ایک چشمہ پھوٹ پڑا، ساتھ ہی پھر ارشاد باری ہوُا:۔

"هٰذَا مُغۡتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّ شَرَابٌ - کہ تمہارے نہانے اور پینے کے لئے یہ ٹھنڈا پانی ہے"۔

حضرت ایوب علیہ السّلام اِس ارشاد باری تعالیٰ کے مطابق اس میں نہائے اور نہاتے ہی اللہ تبارک وتعالےٰ نے اپنی رحمت کے دریار بہا دیئے۔

بیماری کا شمہ بھر نشان بھی باقی نہ رہا۔ اُسی وقت نہ فقط مرض کے کرب و درد اور جسمانی سُقم سے نجات حاصل ہوگئی، بلکہ گذشتہ خوبصورتی، نوجوانی پھر عود کر آئی، اس شان الٰہی پر جوش مسرت سے حضرت

ایوب علیہ السّلام نے ادھر اُدھر جو دیکھا، تو سابقہ مال و متاع پہلے سے دُوناگھر میں نظر آیا۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت ایوب علیہ السّلام کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے جس وقت امتحان مصیبت سے نکال کر صحت عطا فرمائی، اس وقت آپ کے ضائع شدہ مال و متاع کی ہر ایک چیز دُگنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو بخشی، یعنی پہلے آپ کے جتنے لونڈی غلام، اونٹ گائیں، بھیڑیں، بکریاں، کھیتیاں، باغ، اولاد، مکانات، اسباب جس قدر تھا، اُسے دوچند اللہ تعالیٰ نے آپ کو بخشا"

اب وفا شعار رحمت کا حال سنئے، حضرت ایوب علیہ السّلام نے جب اُن سے بیزاری ظاہر کی، تو اپنے محترم شوہر کے حکم کی تعمیل میں یہ وہاں سے چلی تو آئیں، لیکن اس محترمہ کا ضمیر ملامت کر رہا تھا، کہ یہ بے وفائی تمہاری فطرت کے خلاف ہے، اگر وُہ تم سے ناراض ہو لئے تھے، تو ان کو تنہا چھوڑ دینا مناسب نہ تھا، کہ بھوکے پیاسے مرجائیں، یا کوئی درندہ اُنہیں کھا جائے۔

وفا شعار رحمت اپنے دل کی اس ملامت پر اپنے محترم اور نیم جان شوہر کی طرف جو پلٹیں، تو کیا دیکھتی ہیں، کہ نہ وُہ زمین ہے، نہ جنگل نہ وہ جس کو ابھی ابھی چھوڑ کر گئی تھیں اور جس کا تصوّر اُن کے ذہن میں جما ہُوا تھا۔

محترمہ رحمت نے دنیا کے سینکڑوں تغیر دیکھے اور سُنے تھے، مگر اُس کی آنکھوں کے سامنے یہ تغیر انوکھا اور حیرت میں ڈالنے والا تھا، شہر وہی، جگہ وہی، زمین وہی، مگر زمین اور مکانات نے اب دوسری صورت اختیار کر لی تھی، آسمانی تغیر نے سلطانی ٹھاٹھ لگا دیئے تھے۔

وفا شعار رحمت اُسی جگہ کے ارد گرد گھومتی اور روتی تھیں، مگر اپنے

مطلوب کا پتہ نہ پاتیں تھیں۔

حضرت ایوب علیہ السّلام بھی تندرستی، توانائی، جوانی اور خوبصورتی لئے ہوئے ایک چبوترے پر بیٹھے اپنی مونس رفیقہ حیات رحمت کا تماشا دیکھ رہے تھے، آخر اُنہوں نے بلایا، اور پوچھا۔

"اے نیک بخت بی بی کس کو ڈھونڈ رہی ہو"۔

محترمہ رحمت اتنا سنتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں، اور آنسو پونچھتے ہوئے کہا، میں اُس بیمار کو ڈھونڈ رہی ہوں، جو اس جگہ پڑا رہتا تھا خدا جانے وُہ ضائع ہو گیا، یا کیا ہوا۔

حضرت ایوب علیہ السّلام نے فرمایا، اُسے تم کیوں پوچھ رہی ہو؟

محترمہ رحمت نے جواب دیا، وُہ میرا شوہر تھا، کیا آپ کو اُس کا حال کچھ معلوم ہے؟

حضرت ایوب علیہ السّلام نے فرمایا، تم اگر اُسے دیکھو تو پہچان لو گی؟

جواب دیا، جس شخص کو ہمیشہ دیکھا ہو، اُسے پہچاننا کیا دشوار ہے؟ لیکن اگر وُہ تندرستی اور صحت کی حالت میں ہوں، تو آپ سے بہت زیادہ مشابہ ہوں،

حضرت ایوب علیہ السّلام نے مسکرا کر فرمایا:۔

"رحمت تو نے شیطان کے لئے ذبیحہ کی استدعا کی تھی، مجھے یہ بات ناپسند آئی، کیونکہ میں تو خُدا کا اطاعت گذار بندہ تھا، اور شیطان کا دشمن، اللہ تبارک وتعالیٰ نے میری حالت سنوار دی، میں وہی ایوبؑ تیرا شوہر ہوں، اور یہ سب مکانات مال واسباب واولاد جو کچھ دیکھ رہی ہو اب ہمارا ہی ہے جو خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت وشفقت سے ہمیں بخشا ہے"۔

وفاشعار رحمت یہ سنتے ہی دوڑ کر آپ سے لپٹ گئیں

لیکن حضرت ایوب علیہ السّلام کو اُسی وقت سو کوڑے رحمت کو مارنے والی قسم یاد آ گئی، ابھی آپ اسی فکر میں تھے، کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:-

"وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ"

یعنی سینکوں کا مٹھا اپنے ہاتھ میں لو، اُس سے مارلو، اور اپنی قسم نہ توڑو۔

حضرت ایوب علیہ السّلام نے ایسا ہی کیا، اور اپنی قسم پوری کی۔

اِن واقعات کے بعد حضرت ایوب علیہ السّلام اور آپ کی وفاشعار بیوی رحمت معہ اولاد مدّت تک خدا کی دی ہوئی نعمتوں سے مالامال اور خوشحال رہے، اور حضرت ایوب علیہ السّلام قریباً چار سَو برس کی عمر پا کر اِس جہاں سے عالم جاودانی کی طرف سدھارے۔

رہے نام اللہ کا۔

(خاکسار شوقؔ امرتسری)

قرآن مجید کے سورہ یوسف علیہ السلام کا ترجمہ و حضرت یوسف و زلیخا کی سوانح حیات

حضرت یوسفؑ و زلیخا کا قصّہ جس قدر مشہور ہے، اُسی قدر اس احسن القصص کی بعض اُردو اور پنجابی کتابیں بھی مشہور ہیں۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے، کہ سب کتابیں مضامین کی افراط و تفریط کے باعث نہ فقط کلام الٰہی کے خلاف ہیں، بلکہ تاریخی استدلال سے بھی کوسوں دُور ہیں۔

یہی وجہ ہے، کہ ان کتابوں کو پڑھنے والے سوائے قصّہ کی دلچسپی کے نہ تو حضرت یوسف علیہ السّلام کی متبرک سیرت کے تاریخی واقعات سے ہی واقفیت حاصل کر سکتے ہیں، اور نہ حضرت زلیخا علیہا السّلام کی زندگی کے تاریخی حالات سے ہی اپنی معلومات کا اضافہ کر سکتے ہیں، ان نقائص کو دُور کرنے اور عام تعلیم یافتہ اصحاب کی تاریخی معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے ہم نے

سوانح یوسف و زلیخا علیہما السّلام

نام کی ایک چھوٹی سی کتاب طبع کی ہے جس میں لائق مؤلف نے سب سے پہلے قرآن مجید کے سورہ یوسف علیہ السّلام کا سلیس اور با محاورہ ترجمہ درج کر کے تاریخی روشنی میں حضرت یوسف علیہ السّلام کی سیرت کے وُہ سب حالات لکھے ہیں جس کا ذکر قرآن مجید میں آچکا ہے، اس کے بعد دوسرے الگ حصّہ میں حضرت زلیخا علیہا السّلام کی زندگی کے وُہ سب حالات لکھے ہیں جن کو حضرت یوسف علیہ السّلام سے وابستہ تعلق ہے۔ لہٰذا

یہ کتاب زلیخا یوسف علیہ السّلام نام کی ہر ایک کتاب سے افضل ہے،

جو اگرچہ سب سے چھوٹی ہے لیکن مضامین کی صحت، تاریخی استدلال، طرز تحریر کے باعث موجودہ سب کتابوں سے بہترین ہے، ہم اپنے تمام محترم خریداران کتب سے مستدعی ہیں، کہ وُہ اس کتاب کو ہم سے منگا کر ضرور پڑھیں باوجود عمدہ لکھائی چھپائی، کاغذ کے قیمت صرف . . . . . چار آنے (۴؍) ہے

اس پتہ سے طلب فرماویں

حاجی ملک دین محمد سنز اینڈ پبلشرز و تاجران کتب کشمیری بازار لاہور و مالکان کتب خانہ دین محمدی بل روڈ لاہور

تذکرہ میلاد النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم المعروف میلاد دین محمدی صلے اللہ علیہ وسلم جدید

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آج تک مولود کی درجنوں کتابیں شائع ہو چکی ہیں، جو کہ ایک ہی رنگ میں لکھی گئی ہیں لیکن ہماری اس مطبوعہ کتاب تذکرہ میلاد النبیؐ کو قابل مؤلف عبدالرحمٰن شوق امرتسری مؤلف تاریخ اسلام نے مندرجہ ذیل خصوصیات کے ساتھ تالیف کیا ہے، جس میں بطرز جدید سلیس اردو زبان میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سرمدی کو صحیح روایات کے ساتھ بیان کرنے کے بعد حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ولادت معجزات النبیؐ، معراج النبیؐ، نسب نامہ محبوب رب العالمین، حلیہ شریف سید المرسلینؐ، مجموعہ نعت النبیؐ کے علاوہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ولادت یعنی چھٹی صدی عیسوی کا دنیاوی طریق تمدن طرز معاشرت نیز بعض مروجہ مذاہب کا بھی مقدس اسلام کے تمدن و مذہب سے منصفانہ موازنہ کیا گیا ہے لہٰذا یہ **میلاد النبیؐ** تمام مولود خوانوں کیلئے جملہ مولود کی کتابوں سے صحیح، دلچسپ، بالتفصیل، اور افضل ہے،

میلاد النبی - عام تعلیم یافتہ اصحاب کیلئے بھی مذہبی معلومات و تاریخ اسلام میں اضافہ کرنے والی کتاب ہے۔

میلاد النبی - میں بطرز جدید سلیس اردو زبان میں صحیح روایات کے مطابق حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سرمدی کا متبرک بیان اور نور پُر سرور کے متعلق ۲۸ دلچسپ نعتیں ہیں۔

میلاد النبیؐ - میں صحیح روایات کے مطابق حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر ولادت کا بالتفصیل بیان کرنیکے علاوہ مولود مسعود کے متعلق ۳۲ جدید نعتیں ہیں، اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ولادت یعنی چھٹی صدی عیسوی کے دنیاوی طریق تمدن طرز معاشرت نیز بعض مروجہ مذاہب کا مقدس اسلام کے تمدن و مذہب سے منصفانہ موازنہ کیا گیا ہے۔

میلاد النبیؐ - میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ۲۸ عدد معجزات درج ہیں، جو صحیح روایات سے مملو ہیں۔

میلاد النبیؐ - میں واقعہ معراج النبیؐ کو بھی صحیح روایات کے مطابق بیان کیا گیا ہے، جسکے متعلق ۱۵ جدید نعتیں بھی درج کی گئی ہیں۔

میلاد النبیؐ - میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا مکمل نسب نامہ بھی درج ہے۔

میلاد النبیؐ - میں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ شریف معہ نظم لکھا گیا ہے۔

میلاد النبی - میں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف ہیں ۳۸ نعتیں مجموعہ نعت النبیؐ کے نام سے شامل کی گئی ہیں، جو کہ زمانہ گذشتہ و حال کے مشہور شعرا حضرت بیان یزدانی، حضرت امیر، سر ڈاکٹر اقبال، مولانا ظفر علی خان، جناب انور بی اے وغیرہ کی فکر کا نتیجہ ہیں۔

میلاد النبیؐ - نہایت مکمل ہمہ صفت موصوف ایک ایسا متبرک مجموعہ ہے جسکے بالمقابل تمام مولود کی کتابیں نامکمل ہیں جسمیں مندرجہ بالا موضوعات کے علاوہ کل ۱۱۵ جدید دلچسپ نعتیں و نظمیں دی گئی ہیں اور آخر پر جواز مولود النبیؐ کے متعلق علمائے جدہ، حدیدہ، مکہ، مدینہ کے علماء کے فتاوی بھی درج ہیں،

میلاد النبیؐ - باوجود اتنی خوبیوں کے ڈیڑھ سو صفحات کی کتاب کتابت چھپائی اور کاغذ کی عمدگی کے باعث بھی نہایت ہی سستی ہے یعنی قیمت صرف ... چھ آنے (۶؍) علاوہ محصول ڈاک ۔ اس پتہ سے طلب فرماویں

حاجی ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز و تاجران کتب کشمیری بازار لاہور و مالکان کتب خانہ دین محمدی مل روڈ لاہور

Pass Book No 476272

Mr. Farzand Hussain Qureshi
Chhajjalwaddi P.O. Same
Dist Amritsar

فرزند حسین قریشی سکنہ چھجلوڈی ڈاکخانہ خاص -
تحصیل و ضلع امرتسر

مورخہ 26.3.1945 [illegible]

مورخہ 15-12-47 [illegible]

[illegible]

Farzand Hussain Qureshi

Refugee Village Metaba Hukam Singh

ماہ جولائی 1948 کو [illegible]

[illegible]

21.7.1948

باہتمام ملک محمد عارف پرنٹر دین محمدی الیکٹرک پریس میکلوڈ روڈ لاہور